بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ★ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہار شنبہ

جلد ۳۱	۱۸ ماہ ظہور ۱۳۲۲ ش	۱۶ شعبان ۱۳۶۲ھ	۱۸ اگست ۱۹۴۳ء	نمبر ۱۹۳

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی - ۱۷ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح ۸½ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت عام طور پر بفضل خدا اچھی ہے۔ لیکن گلے میں ابھی کچھ تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بدستور بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

قادیان ۱۷ ماہ ظہور۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی آج صبح کی گاڑی بمعیت جناب نواب عبداللہ خاں صاحب پٹھانکوٹ تشریف لے گئیں۔

قرآن فہمی کیلئے ضروری شرائط

"شائقین قرآن فہمی کو مژدہ" کے عنوان سے معاصر اہلحدیث ۱۲ اگست میں ایک اعلان مولوی محمد ابراہیم میر صاحب سیالکوٹ کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جس کے شروع میں لکھا ہے کہ "مندرجہ ذیل دو روایات صحیح بخاری کی احادیث کا خلاصہ ہیں۔ اول یہ کہ آنحضرت صلعم نے حضرت عبداللہ بن عباس کو اپنے سینہ مبارک سے لگا کر ان کے لئے دعا کی۔ کہ خداوندا ان کو قرآن کی سمجھ عطا کر۔ نیز حضرت علی مرتضٰے نے ایک سائل کے جواب میں فرمایا تھا۔ کہ اَوْ فَھْمٌ اعطیہ رجل مسلم۔ یعنی فہم (قرآن) جو خدا تعالےٰ کسی کو عطا کرے" اور پھر یہ "مژدہ" سنایا گیا ہے۔ کہ "چند مستعد طلباء (فارغ التحصیل یا قریب بفراغت) جو صرف نحو و معانی میں کافی دسترس رکھتے ہوں۔ رمضان شریف کے مبارک مہینے میں میرے پاس آجائیں۔ اور مشکلات و نکات قرآنیہ کا علم حاصل کرنا چاہیں۔ تو خدا کی یہ امانت اُن کے سپرد کر دوں گا"۔

ہمیں یہ پڑھکر بہت حیرت ہوئی کہ جناب مولوی صاحب جو قرآن فہمی کا سلسلہ جاری رکھنے کا اہتمام فرما رہے ہیں۔ اور دوسروں کو نکات قرآنیہ سکھنے کے لئے اپنے پاس بلا رہے ہیں۔ طلباء کے لئے شرائط تجویز کرتے وقت اس ضروری شرط کو کیوں بھول گئے۔ جو قرآن کریم نے خود قرآن فہمی کے لئے ضروری قرار دی ہے۔ کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ مولوی صاحب نے قرآن فہمی کے لئے طلباء کے واسطے مستعدی، ان کا فارغ التحصیل یا قریب بفراغت ہونا اور صرف و نحو و معانی میں کافی دسترس رکھنا ضروری قرار دیا ہے۔ لیکن تقوےٰ طہارت۔ پاکیزگی۔ نیکی۔ دیانت و امانت کا ان کے اندر ہونا ضروری قرار نہیں دیا۔ حالانکہ قرآن کریم نے صاف الفاظ میں یہ فرمادیا ہے۔ کہ لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ یعنی متقی و مطہر لوگوں کے سوا قرآنی معارف و حقائق کو کوئی دوسرا شخص سیکھ ہی نہیں سکتا۔ خواہ دنیوی علوم میں وہ کتنا ماہر کیوں نہ ہو۔ اس میں شک نہیں۔ کہ یہ علوم بھی اس راہ میں ممد ضرور ہو سکتے ہیں۔ لیکن ان پر اتنا زور دینا اور انہیں قرآن فہمی کے لئے اتنا اہم اور ضروری قرار دینا۔ کہ صرف ان میں ہی دسترس رکھنے والوں کو قرآن فہمی کا اہل یقین کر لینا خوب ظاہر کرتا ہے۔ کہ قرآن فہمی کی راہ ان لوگوں پر کتنی کشادہ ہے۔

اور پھر قرآن سکھانے کی مسند پر بیٹھنے والے جناب مولوی صاحب نے یہ علم کہاں سے حاصل کیا ہے۔ جو وہ دوسروں کو سکھا سکینگے اس اعلان کی ابتداء میں ان کی درج شدہ دونوں روایات سے ظاہر ہے۔ کہ قرآن کا فہم عطا کرنا اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس سے بھی یہی ظاہر ہے۔ کہ قرآن فہمی کے لئے ظاہری علوم میں دسترس اتنی ضروری نہیں۔ جتنا کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ عشق و محبت کا تعلق ہونا ضروری ہے۔ کیا مولوی صاحب یہ دعویٰ کر سکتے ہیں۔ کہ انہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے قرآن فہمی کا علم عطا کیا گیا ہے۔ اور اس کے اسرار و معانی پر اطلاع بخشی گئی ہے۔ یا کم سے کم وہ کسی ایسے بزرگ کے حلقہ تلامیذ میں شامل ہیں۔ جس نے خدا تعالےٰ کی طرف سے براہ راست

حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہم پرستی کیخلاف جہاد

(از حضرت میر محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت قادیان)

جس وقت حضور علیہ السلام عرب میں مبعوث ہوئے۔ اس وقت ملک عرب میں علاوہ مذہبی برائیوں یعنی بت پرستی کے اور علاوہ اخلاقی خرابیوں یعنی ڈاکہ۔ زنا۔ شراب اور جوا وغیرہ کے ایک خطرناک برائی یہ تھی۔ کہ وہ قانون قدرت کے مقررہ ضوابط کے استعمال کو چھوڑ کر ہر بات اور ہر تقریب اور ہر حادثہ اور ہر واقعہ کے وقت اوہام پرستی پر عمل کرتے تھے۔ چنانچہ

(۱) سورج اور چاند گرہن کو کسی بڑے آدمی کی موت کے نتیجہ میں قرار دیتے تھے۔

(۲) کسی سفر میں اگر اُلّو یا بلی راستہ کاٹ دے تو واپس ہو جاتے تھے۔ یا کم سے کم اُس سفر کو منحوس سمجھتے تھے۔

(۳) جو کام کرنا ہو پہلے جُوئے کے تیروں سے جن پر لا اور نعم لکھا ہوتا تھا۔ فال نکال کر اجازت نکلنے پر کام اختیار کرتے تھے۔

(۴) بجائے بیماریوں کا علاج کرنے کے ٹونہ ٹوٹکہ اور جنتر منتر کرتے تھے۔

(۵) کسی سفر پر جاتے یا کوئی اور اہم کام درپیش ہوتا۔ تو ہر قبیلہ میں کاہن سے جو عموماً عورتیں ہوتی تھیں۔ انجام کا حال پوچھتے تھے۔ اور وہ جو کچھ جواب دیتے۔ اس پر عمل کرتے تھے غرض بہت سے اوہام پر ان کی ہر تقریب مبنی تھی۔ لیکن جب حضور علیہ السلام کی بعثت ہوئی۔ تو خود حضور علیہ السلام کی زندگی ہر وہم گمان اور شگون سے مبرا ہونے کے علاوہ حضور نے اپنے اقوال مبارکہ سے اپنے ماننے والوں کو ہر قسم کے اوہام سے بچا لیا۔ اور حضور نے جو کچھ کیا۔ وہ قرآن مجید کے اس زرین اصول پر مبنی تھا۔ کہ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا یعنی کبھی بھی کسی ثابت شدہ حقیقت کے مقابلہ میں وہم یا ظن یا گمان کو نہیں لانا چاہیئے۔ ذیل میں بطور نمونہ چند مثالیں حضور علیہ السلام کی اصلاح کی لکھی جاتی ہیں۔

(۱) ایک دفعہ مدینہ میں یہ عجیب اتفاق ہوا کہ جسدن حضور کا صاحبزادہ ابراہیم نام فوت ہوا۔ تھوڑی دیر بعد ہی سورج کو گرہن بھی لگ گیا۔ عام مسلمان جو سورج گرہن کی حقیقت سے ناواقف تھے۔ وہ فوراً اس بات کو ماننے کی طرف مائل ہو گئے کہ حضور خدا کے ایسے مقبول بندے ہیں کہ آپکے صاحبزادے کی وفات پر آسمان بھی ماتم کرتا ہے۔ اور سورج بھی تاریک ہو جاتا ہے۔ اگر حضور اپنے دعوےٰ میں کاذب ہوتے یا خود اوہام پرست ہوتے یا لوگوں کو اوہام سے نکالنا آپکا مقصد نہ ہوتا۔ تو اس سے بہتر کیا موقعہ تھا۔ مگر بخاری شریف میں لکھا ہے کہ حضور یہ افواہ سنتے ہی فوراً گھر سے مسجد میں تشریف لائے۔ اور لوگوں کو منادی کے ذریعہ جمع کیا۔ اور ایک خطبہ پڑھا۔ اور فرمایا کہ سورج یا چاند گرہن کسی شخص کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں لگا کرتا۔ یعنی انکا سبب زمینی حوادث نہیں۔ (بخاری)

(۲) ایک شخص نے حضور کی خدمت میں عرض کی۔ کہ ہمارے قبیلہ میں رواج ہے۔ کہ سفر وغیرہ تقریبوں میں پرندوں کے اُڑنے۔ ان کے دائیں بائیں جانے سے شگون لیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ یہ سب باتیں بے حقیقت اور وہم ہیں۔ تم کبھی اُن کی پرواہ نہ کرنا" (بخاری)

(۳) ایک شخص نے پوچھا کہ ہمارے ہاں کاہن آئندہ کی خبریں دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ یہ سب وہم اور خیال باتیں ہیں۔ تم ان سے آئندہ کوئی بات نہ پوچھنا۔ اس نے کہا۔ کہ حضور کیا وجہ ہے۔ کہ ان کی باتیں پوری بھی ہو جاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے یہ نہیں دیکھا۔ کہ ایک بات سچی اور سو جھوٹی نکلتی ہیں۔ یعنی اگر ان کا علم صحیح ہوتا۔ تو سو جھوٹ کیوں بولتے؟ (بخاری)

(۴) عرب میں رواج تھا۔ کہ ہر قبیلہ کے لوگ اپنے اپنے کاہنوں سے اپنی قسمت پوچھا کرتے تھے۔ اور زائچہ دریافت کرتے اور اپنے ہر اہم کام سے قبل شگون پوچھتے اور جب وہ ایسا کرتے۔ تو کاہن کے آگے شیرینی رکھتے۔ یعنی کچھ نہ کچھ نذرانہ پیش کرتے۔ اور پھر شگون پوچھتے۔ حضور نے اس رسم کو جڑ سے اکھیڑنے کے لئے صاف الفاظ میں فرمایا۔ کہ کاہن سے باتیں پوچھنا اور اسے نذرانہ دینا حرام ہیں۔ اس جگہ احمدی دوستوں سے شکایتاً کہتا ہوں۔ کہ مجھے اطلاع ہوئی ہے۔ کہ بعض احمدی بھی غالباً ناواقفیت کی وجہ سے عاملوں وغیرہ سے آئندہ کی باتیں پوچھتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دوستو تم اگر مقدمہ میں گرفتار ہو یا سخت بیمار ہو۔ یا امتحان دے چکے ہو۔ اور پاس ہونے کا اطمینان چاہتے ہو۔ یا اور کسی مصیبت میں گرفتار ہو۔ تو دیکھو مر جاؤ۔ مگر کسی کاہن نجومی اور فال گیر کی طرف رجوع نہ کرو۔ یہ سب بے حقیقت باتیں اور خدا پر ایمان سے دور لے جانے والی ہیں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ مصیبت کے وقت اپنا دروازہ بند کریں اور قادر مطلق کے قدموں میں اپنا سر رکھ دیں۔ اور بس۔ کوئی عامل۔ نجومی رملی جفری کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ ہم تو دنیا کے سب سے عالم سب سے متقی سب سے اچھے سب کے سردار سب سے مقبول کو بھی یہ حیثیت نہیں دیتے۔ کہ وہ ہمارا مشکل کشا ہے۔ یا وہ ہم سے زیادہ آئندہ کے حالات جانتا ہے۔ یا وہ ہماری قسمت کے ادنیٰ سے ادنیٰ واقعہ سے بھی آگاہ ہے۔ تعالی اللہ عما یشرکون بلکہ وہ مقبول بندہ خود کہتا ہے۔ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ

ولا اعلم الغیب ولا اقول انی ملک ان اتبع الا ما یوحی الیّ (انعام ع ۵)

یعنی اے ہمارے نبی تو صاف لفظوں میں دوست اور دشمن میں اعلان کر دے۔ کہ میں تم کو یہ نہیں کہتا۔ کہ میرے قبضہ میں خدا کی رحمت یعنی صحت عزت۔ مال عمر اور دوسرے خزانے ہیں نہیں۔ بلکہ یہ سب کچھ خدا نے اپنے قبضہ میں رکھا ہوا ہے۔ میرا ان چیزوں میں کوئی دخل نہیں کہ مجھ سے یہ چیزیں میرا کوئی متبع طلب کرے اور اسی طرح اے لوگو میں عالم الغیب نہیں یعنی آئندہ کا کوئی واقعہ میں نہیں جانتا۔ مجھے تو اگلے ایک منٹ کی بھی خبر نہیں۔ اور سنو نہ میں یہ کہتا ہوں۔ کہ میں فرشتہ ہوں۔ یعنی میری اور تمہاری ماہیت میں کوئی فرق ہے۔ نہیں بلکہ تم اور میں سب ماہیت اور حقیقت میں بالکل ایک ہیں۔ میں بھی بشر تم بھی بشر۔ میں بھی خاکی تم بھی خاکی۔ ہم تم دونوں ایک ہی باپ آدم اور ایک ہی ماں حوا کے بیٹے ہیں۔ میری اور تمہاری ایک ہڈی پسلی ہے۔ اور ہم ایک ہی مادہ سے بنے ہوئے ہیں۔ ہاں مجھ میں اور تم میں ایک فرق ہے۔ کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ اور تم پر نہیں۔ مجھے خدا کوئی کوئی بات آئندہ کی بتا دیتا ہے۔ جو میں تم کو بتا دیتا ہوں۔ اور بس۔ سبحان اللہ یہ ہے سچائی کا اظہار اور یہ ہے راستبازی کا اعلان۔ غرض ہم لوگ کسی شخص سے اپنی قسمت نہیں پوچھتے اور نہ کسی کو ہاتھ دکھاتے ہیں۔ نہ جبرئیل امین کو نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلکہ ہم اپنا ہاتھ اسی کو دکھاتے ہیں۔ جس نے ہمارا ہاتھ بنایا ہے۔ اور ہم اپنی قسمت اسی سے پوچھتے ہیں۔ جس نے ہماری قسمت بنائی ہے

(۵) عرب میں یہ وہم تھا۔ کہ مرنے والے کے سر سے اس کی روح مرنے کے چالیس روز یا کم و بیش عرصہ کے بعد نکلتی ہے۔ محض دفن کرنے یا جلانے سے نہیں نکل سکتی غالباً اسی لئے ہندو اپنے مردے جلاتے وقت ایک ڈنڈے سے مردہ کا سر پھوڑ دیتے ہیں۔ تاکہ روح کھوپری سے نکل جائے۔ مگر حضور نے فرمایا لا ھامۃ یعنی یہ بات بالکل غلط ہے۔ کہ آدمی تو مر جاتا ہے۔ مگر سر میں سے روح نہیں نکلتی جب تک کہ کھوپری نہ توڑی جائے یا جب تک کہ ایک خاص مدت میں بوسیدہ ہو کر سر ٹوٹ پھوٹ نہ جائے۔

(۶) اسی طرح عرب میں بھوت پریت کے لوگوں کو چمٹ جانے کا خیال تھا۔ آپ نے فرمایا لا صفر ولا غیلۃ یعنی بھوت پریت کوئی چیز نہیں (بخاری)

(۷) عرب کے لوگ بیماروں کے نزدیک جانے سے ڈرتے تھے۔ اور اس طرح صحیح تیمارداری سے محروم تھے۔ حضور نے اس وہم کو دور فرمایا۔ اور کہا کہ لا عدوی (بخاری)

(۸) عرب کے لوگ بیماریوں میں عموماً بجائے علاج کے جنتر منتر دم جھاڑا کرتے تھے۔ مگر حضور نے فرمایا کہ ما من داء الا ولہ دواء یعنی ہر بیماری کے لئے خدا نے قانون قدرت میں دوا پیدا کی ہے۔ اس لئے اے لوگو تداووا یعنی میں اپنی امت کو حکم دیتا ہوں۔ کہ وہ بیماری کے وقت علاج کرایا کریں۔

(۹) جنتر منتر دم اور جھاڑا کے متعلق فرمایا کہ سچا مومن اور واقعی مسلمان وہی ہے۔ جو لا یسترقون یعنی وہ جو جنتر منتر اور جھاڑا وغیرہ نہیں کرواتے (بخاری)

(۱۰) حضور علیہ السلام کی اس تعلیم کا آپ کے سچے متبعین پر اس قدر گہرا اثر ہو چکا تھا کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں مصر کے گورنر حضرت عمرو بن عاص نے لکھا۔ کہ یہاں سینکڑوں سال سے مصریوں کا دستور چلا آتا ہے۔ کہ جب دریائے نیل میں طغیانی نہیں آتی۔ اور ملک میں قحط کا ڈر ہوتا ہے۔ تو مصری لوگ ملک کی سب سے خوبصورت کنواری لڑکی کو تلاش کر کے ایک میلہ منعقد کر کے سب کے سامنے دریا میں بہا دیتے ہیں۔ تب دریا میں طغیانی آ جاتی ہے اور سارا ملک نہال ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ فتح کے پہلے سال دریائے نیل میں طغیانی نہیں آئی۔ اس لئے رعایا مضطرب ہو رہی ہے۔ میں نے اسلام کے قانون کی وجہ سے ابھی تک یہ رسم ادا نہیں ہونے دی۔ مگر اب معاملہ حد سے بڑھ گیا ہے۔ اور ہم مجبور ہو گئے ہیں۔ اگر دریا میں طغیانی نہ آئی۔ تو ملک تباہ ہو جائے گا۔ حضرت عمرؓ نے جواب میں لکھا۔ کہ اے عمرو بن عاص جس امر کی خدا کا زندہ مذہب اجازت نہیں دیتا۔ اس کی اجازت میں کس طرح دے سکتا ہوں تم ہرگز ہرگز اس رسم کی ادائگی کی اجازت نہ دینا۔ کیونکہ اسلام میں کسی شخص کو بغیر جرم کے قتل نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں بجائے کسی انسانی جان کے میرا یہ رقعہ لو۔ اور شہر کے تمام لوگوں کو جمع کرو۔ اور یہ رقعہ سب کو سنا کر دریا میں بہا دو۔ حضرت عمرؓ نے اس رقعہ میں یہ لکھا تھا۔ کہ دریائے نیل اگر تو اپنی مرضی سے طغیانی لایا کرتا تھا۔ تو میں تجھے کہتا ہوں۔ کہ تو طغیانی مت لا۔ لیکن اگر تیرا طغیانی لانا خدائے قادر کے حکم سے ہے۔ تو میں اس واحد و یگانہ بادشاہ سے عرض کرتا ہوں۔ کہ اے ہمارے قادر و توانا بادشاہ تو دریائے نیل میں طغیانی لا کر اپنے بھوکے اور پیاسے بندوں پر رحم فرما۔ چنانچہ جب حضرت عمرؓ کے حکم کی پوری طرح تعمیل کر کے وہ رقعہ بہا دیا گیا۔ تو اس قادر مطلق بادشاہ نے دریائے نیل میں طغیانی پیدا کی۔ اور ملک یکدم نہال ہو گیا۔ اور انسانی جان جو ہر سال سینکڑوں سال سے وہم کی بھینٹ چڑھائی جاتی تھی، ہمیشہ کے لئے اس ظلم اور غارت گری سے بچ گئی۔

لوگو یہ ہے اسلام کی برکت یہ ہے اسلام کے لانے والے کی رحمت سچ ہے وما ارسلنا الا رحمۃ للعالمین۔ ذرا غور کرو۔ کہ ایک رسم ہے جو ہر سال ادا کی جاتی ہے۔ پھر اسلام کی فتح کے بعد قحط ایسی بھیانک شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ کہ فاتح سر بھی گھبرا اٹھتا ہے۔ اور طبعاً وہ لوگوں کے دباؤ میں آ کر مجبور ہو جاتا ہے۔ کہ وہ انسانی جان کی قربانی دے مگر عمرؓ آل رحمۃ للعالمین کا سچا جانشین کہتا ہے۔ کہ نہیں انسانی جان قربان نہ ہوگی اور نہایت یقین کامل ایمان اور خدا پر زبردست توکل پر قائم ہو کر دریا کو کہتا ہے۔ کہ تو بیشک نہ چل۔ میرا آقا تجھے چلا دے گا۔ تو بیشک طغیانی نہ لا۔ مگر وہ بادشاہ جس کے ہاتھ میں حبشہ اور حبشہ کے پہاڑ ہیں۔ اور وہ جس کے ہاتھ میں مانسون کی لگام ہے۔ وہ بادلوں کی مشکوں کے مونہہ حبشہ کے پہاڑوں پر انڈیل کر دریائے نیل میں طغیانی لا کر ملک مصر کو جل تھل کر دے گا۔ یہ ہے مختصر سا نمونہ اس امر کا کہ جس طرح رحمۃ للعالمین نے ملک عرب سے بت پرستی دور کی۔ اس طرح اس ہمہ تن رحمت نے اس دہمی ملک سے وہم پرستی کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع کر دیا۔ اے میرے سچے بادشاہ تو ہماری طرف سے سلامتوں برکتوں۔ رحمتوں عزتوں اور ترقیوں کے تحائف اس ہمارے محسن کو عطا فرما۔ جس نے ہم کو ہر قسم کے وہموں فضول خیالوں بری رسموں تاریکیوں جہالتوں غلط اسباب اور بے راہ روی کے طریقوں سے بچایا۔ آمین یا رب العالمین

وصیتیں!

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۸۶۵ منکہ بشریٰ بیگم زوجہ عبدالمجید صاحب بہاولپوری قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵ رجولائی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

(۱) گلوبند طلائی وزنی ۲ تولہ ۲ ماشہ۔ قیمتی مبلغ ۱۶۴/۱۰/- (۲) انگوٹھی طلائی وزنی ۳ ماشہ قیمتی مبلغ ۱۹/- (۳) سوئی طلائی وزنی ۷ ماشہ قیمتی ۴۴/۵ (۴) کانٹے طلائی ۶ ماشہ قیمتی ۳۸/۰ روپیہ۔ نقد مبلغ ۴۵/- جن کی مجموعی رقم مبلغ ۳۱۱/- روپیہ ہے۔ میں اپنے حق مہر میں سے مبلغ ۵۰۰ روپیہ وصول پائے ہیں جو کہ زیورات مندرجہ بالا ۱ تا ۳ ہیں۔ اور بقیہ رقم مبلغ ۵۷۲ روپیہ میرے خاوند کے ذمہ ہے گویا کل جائیداد قیمتی ۸۸۳ روپیہ ہوئی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام پر کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد میری وفات پر ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ بشریٰ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ عبدالمجید بہاولپوری خاوند موصیہ قادیان دارالامان۔ گواہ شد:۔ خاکسار عبداللطیف بہاولپوری معلم المجاہدین قادیان دارالامان۔

نمبر ۶۸۶۴ منکہ نیاز احمد نصراللہ ولد پیر غلام غوث محمد صاحب مرحوم قوم قریشی ہاشمی پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۶/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری ذاتی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ اسوقت کوئی نہیں۔ البتہ غیر منقولہ جدی جائیداد مشترکہ از قسم زمین زرعی ومکان واقع موضع گولیکی ضلع گجرات وموضع گوڑہ وہنتاں ضلع گجرات ہے۔ جو میرے بڑے بھائی پیر محمد عبداللہ صاحب احمدی ساکن گولیکی کے قبضہ میں ہے۔ اور برادرم موصوف مجھے اس سے کوئی حصہ دینے سے انکاری ہیں۔ میری ماہوار آمد اسوقت اوسطاً ۴۵/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ اس کے بعد پیدا کروں یا مجھے مل جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ نیاز احمد نصراللہ احمدی محلہ دارالبرکات قادیان۔ گواہ شد:۔ عبداللہ مہاجر سیالکوٹی بقلم خود محلہ دارالبرکات قادیان۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل احمدی یونین سکول ماسٹر کٹنی حال قادیان۔

نمبر ۶۸۶۳ منکہ رحمت بی بی زوجہ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب قوم ٹھکرا پیشہ زمینداری عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۶۵ ڈاکخانہ گنگاپور ضلع لائلپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ ر احسان ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں مبلغ دو صد روپیہ مہر میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ میرے زیورات میرے خاوند نے فروخت کردئے ہیں جو قریباً ۳ صد روپیہ کے تھے۔ کل مبلغ پانچصد روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر اس سے منہا کردی جائیگی۔ اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر جائیداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا رحمت بی بی موصیہ۔ گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا چوہدری پیدائش اللہ موصی گواہ شد:۔ کاتب الحروف شکراللہ واقف زندگی ڈسکہ حال چک ۵۶۵ ضلع لائلپور۔ گواہ شد: محمد اسمٰعیل خاوند موصیہ

نمبر ۶۸۶۰ منکہ رشیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد الدین صاحب قوم ٹھکرا پیشہ زمینداری عمر تقریباً ۲۵ سال۔ تاریخ بیعت جولائی ۱۹۲۸ء ساکن چک ۵۶۵ ڈاکخانہ گنگاپور ضلع لائلپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲ر شعبان ۱۳۶۲ھ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائداد نہیں۔ صرف مندرجہ ذیل زیورات ہیں۔ کانٹے طلائی پونا تولہ۔ کینٹھا چار تولے طلائی۔ نیو بیٹری طلائی ایک تولہ۔ کل وزن پونے چھ تولے جس کی مالیت ۵۰۰/- روپے ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت اس سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کیوقت جسقدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا رشیدہ بیگم۔ گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا عنایت اللہ

"الفضل" کے چندہ کی ادائیگی میں سستی کرنا اپنے پریس کو نقصان پہنچانا ہے۔ اُمید ہے۔ احباب اس امر کو اچھی طرح ذہن نشین فرمالیں گے۔ (مینیجر)

کبھی آپ نے غور کیا کہ قادیان کا بے نظیر تحفہ

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

کیوں مشہور اور ہر ایک کا محبوب ہے؟

وجہ یہ کہ اس کے ہر دلعزیز ومقوی بصر اجزاء حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے تجویز کردہ اور بفضل تعالیٰ تمام امراض چشم کا شرطیہ اور بہترین علاج ثابت ہوچکا ہے حکیموں۔ ڈاکٹروں۔ بزرگ ہستیوں اور گاہکوں کو گرویدہ اور مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔ نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے۔

فی تولہ دو روپے۔ چھ ماشہ ایک روپیہ (عہ/ر) محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ

شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان پنجاب

حب جواہر مہرہ عنبری
یعنی
محافظ شباب گولیاں

"طبیہ عجائب گھر" یہ مشہور دوا چھ ماہ کی محنت شاقہ کے بعد تیار کی گئی ہے۔ اس کے بڑے اجزاء یاقوت۔ زمرد۔ نیلم۔ ورق طلاء ورق نقرہ۔ عنبر۔ مرواریدکستوری۔ کہربا بسد۔ فیروزہ۔ جدوار خطائی وغیرہ ہیں۔ اس نسخہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اپنی بیاض میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"مقوی دل ودماغ وروح وباصرہ۔ وتریاق مسموم ودافع خفقان وحزن و اسیر وجنون وحمی وبائی حصبہ (خسرہ) جدری (چیچک) امراض رحم۔ محلل صلابات ومعین حمل ومحافظ شباب ہے۔"

حبوب جواہر مہرہ عنبری فی الحقیقت صحت اور طاقت کا بیمہ ہیں۔ دماغی کام کرنیوالے اصحاب مثلاً ٹیچروں۔ کلرکوں۔ ڈاکٹروں اور وکلاء کے لئے بے حد مفید ہے۔ ان کا متواتر استعمال عام قوت کو بڑھاتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) کی چار گولیاں۔

نوٹ:۔ حب جواہر مہرہ عنبری ہر موسم میں استعمال کی جاسکتی ہے۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

تریاق کبیر

اسم بامسمّٰی تریاق ہے۔ کھانسی۔ نزلہ۔ دردسر۔ ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کیلئے بس ذرا سا لگانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے بارہ آنہ درمیانی شیشی ۱۲/ر۔ چھوٹی شیشی ۹/ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

ذیل کے اصحاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے

۸۷۱۔ شیخ مظفر حسین صاحب دہلی
۸۷۲۔ صابر بی بی صاحبہ کٹک اڑیسہ
۸۷۳۔ فاطمہ بی بی صاحبہ ٹراونکور۔ مالابار
۸۷۴۔ ذوالفقار علی صاحب سرگودہا
۸۷۵۔ ناصر احمد خان صاحب "
۸۷۶۔ اقبال بیگم صاحبہ "
۸۷۷۔ سکینہ بیگم صاحبہ "
۸۷۸۔ بلقیس فاطمہ صاحبہ "
۸۷۹۔ امراء بی بی صاحبہ سندھ
۸۸۰۔ شریف احمد خان صاحب کشمیر
۸۸۱۔ محمد رحمت اللہ خان صاحب حیدرآباد دکن
۸۸۲۔ نذیر احمد " "
۸۸۳۔ محمد یوسف صاحب لون کشمیر
۸۸۴۔ غلام محمد صاحب لون "
۸۸۵۔ ایم کے محمد صاحب مالابار
۸۸۶۔ غلام حیدر صاحب لدھیانہ
۸۸۷۔ غلام قادر صاحب "
۸۸۸۔ مریم صاحبہ فیروزپور
۸۸۹۔ شگفتہ بیگم صاحبہ اجمیر
۸۹۰۔ صغرہ بی بی صاحبہ گورداسپور
۸۹۱۔ حاکم بی بی صاحبہ گوجرانوالہ
۸۹۲۔ رسول بی بی صاحبہ گوجرانوالہ
۸۹۳۔ مجید احمد صاحب "
۸۹۴۔ عبد الرزاق صاحب ساوتھ کنیرا مدراس
۸۹۵۔ ملک عبد العزیز صاحب دہلی
۸۹۶۔ عطا بیگم صاحبہ "
۸۹۷۔ شیخ جلیل الرحمن صاحب سندھ
۸۹۸۔ ٹی محمد صاحب کالیکٹ مالابار
۸۹۹۔ محمد حیات صاحب سرگودہا
۹۰۰۔ محمد بدیع الزمان صاحب کلکتہ۔ بنگال

فراہمی غلہ برائے غرباء کے متعلق احباب کا فرض

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد دربارہ فراہمی غلہ برائے غرباء متعدد بار الفضل میں شائع کیا جا چکا ہے۔ حضور نے جماعت سے ۱۵۰۰ من غلہ کا مطالبہ فرمایا تھا۔ جس میں سے قریباً بارہ سو من کے وعدے دفتر میں موصول ہو چکے ہیں۔ اور باقی تین سو من غلہ کی فراہمی جماعت کے ذمہ ہے۔ احباب کا فرض ہے۔ کہ فوری طور پر اس طرف متوجہ ہوں۔ وعدہ کنندگان فوراً اپنے وعدے پورے فرمائیں۔ اور جنہوں نے ابھی تک حضور کی اس مبارک تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ وہ فوراً متوجہ ہوں تا کہ خدا تعالیٰ ان کی اس قربانی کے بدلے ان پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرمائے۔

پرائیویٹ سیکرٹری

نویں منزل کے آخری ایام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ ہزاری فوج میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے والے مجاہدین بھول نہ جائیں۔ کہ تحریک جدید کے دس سالہ جہاد کی نویں منزل کے آخری ایام گزر رہے ہیں۔ جنہوں نے ابھی نویں منزل طے نہیں کی۔ یا کچھ حصہ طے کیا۔ اور کچھ باقی ہے۔ یا وہ جنہوں نے کہا تھا۔ کہ آخری ایام میں انشاء اللہ تعالیٰ یک دم سفر طے کر لیں گے وہ اب سمجھیں کہ نویں منزل تو خاتمہ کے قریب پہنچ رہی ہے۔ وہ اب اس وقت تک آرام و چین کا سانس نہ لیں۔ جب تک کہ سارا سفر طے نہ کر لیں۔ ہر مجاہد یہ کوشش کرے۔ کہ ۳۱ اگست تک ہی سال نہم کا چندہ سالم داخل کر دے۔ اس غرض سے کہ ہر مجاہد کو سال نہم وصول ہونے اور حضرت کے حضور نام دعا کے لئے پیش ہونے کی اطلاع ہو جائے۔ اور اس غرض سے کہ ہر مجاہد اپنی ماہوار آمد اور تحریک جدید کی نو سالہ قربانی کا یکجائی نقشہ اپنے سامنے رکھ کر غور کر سکے۔ کہ آیا ان کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیا ہوا مال حقیقی قربانی کہلا سکتا ہے۔ اور جو وہ اس کا چندہ یا بقایا ادا کر دیں۔ تا ان کے نو سال پورے ہو جائیں۔ پس احباب نہ صرف سال نہم ۳۱ اگست تک ادا کر دیں۔ بلکہ اگر کسی کے ذمہ بقایا ہو تو وہ بھی جلد تر ادا کر دیں۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

ٹکیاں
کوئن ٹیبلیٹس
ملیریا کے لئے بہترین دوا
(قیمت فی شیشی (۲۵ ٹکیہ) دو روپے)
ملنے کا پتہ کوئن سٹورز قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۶ اگست معلوم ہوا ہے کہ سسلی میں جرمن فوجیں بڑی تیزی سے پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ اتحادی فوجیں رنڈاکسو پر قبضہ کے بعد بیس میل آگے بڑھ چکی ہیں۔ مگر راستہ میں دشمن نے کسی جگہ مقابلہ نہیں کیا۔ اس علاقہ میں سڑکیں بہت کم ہیں۔ نیز دشمن نے سرنگوں کے علاوہ اور رکاوٹیں بھی پیدا کر رکھی ہیں۔ اس لئے اتحادی افواج کی پیشقدمی کی رفتار بہت سست ہے۔ مسینا پر اتحادی افواج زبردست گولہ باری کر رہی ہیں۔ مسینا سے ۱۷ میل مغرب کی طرف ساتویں امریکی فوج نے میلاسٹو کی بندرگاہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اتحادی طیارے سسلی سے نکلنے والی فوجوں پر زبردست حملے کر رہے ہیں۔ جرمن اب کوشش کر رہے ہیں کہ رات کے اندھیرے میں چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں اپنی فوجوں کو نکال لے جائیں۔

اتحادی طیاروں نے روم سے ۴۵ میل مغرب کی طرف ایک اہم ریلوے سٹیشن پر حملہ کیا۔ آٹھویں فوج اب مسینا سے صرف پندرہ میل ہے اور دشمن اٹلی سے اس پر گولہ باری کر رہا ہے۔

لنڈن ۱۶ اگست۔ اتحادی طیاروں نے گذشتہ رات کے وقت میلان پر پھر بڑے زور کا حملہ کیا۔ تفاصیل کا تا حال علم نہیں ہو سکا۔ فرانس۔ ہالینڈ۔ اور بلجیم میں دشمن کے چھ ہوائی اڈوں پر بھی حملے کئے گئے۔ روم ریڈیو نے میلان پر حملے کو بہت شدید بتایا ہے۔ اٹلی کی سرحد سے پچاس میل دور سوئٹزرلینڈ کے ایک شہر میں دھماکوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

ماسکو ۱۶ اگست روسی فوجیں کاراچف پر قبضہ کر کے بریانسک کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ بعض دستے وہاں سے اب صرف ۳۰ میل سے کم فاصلہ پر ہیں۔ خارکوف میں روسیوں کا پلہ بھاری ہے۔

لنڈن ۱۶ اگست۔ آج امریکی بمباروں نے ہندوستان کی سرحد کو پار کر کے کوٹان کے جاپانی اڈوں پر بموں کی بوچھاڑ کی کئی جگہ آگ لگ گئی۔ تمام بمبار سلامتی سے واپس اپنے اڈے پر آ گئے۔ امریکی جہازوں نے مال گاڑیوں۔ ریلوے یارڈوں اور اہم مقامات پر بم برسائے۔

ماسکو ۱۷ اگست۔ روسی فوج کاراچف پر قبضہ کر کے ۵ اور ۹ میل تک آگے بڑھ گئی ہے۔ اور تیس ۳۰ اور گاؤں روسیوں نے چھین لئے ہیں۔ نیز مالیالوکی کے شہر پر بھی قبضہ کر لیا ہے خارکوف کے علاقے میں روسی فوجیں جرمنوں کے زوردار جوابی حملوں کو ناکام بناتی ہوئی ان کو پیچھے ہٹا رہی ہیں۔ روسیوں نے مزید ۹۴ جرمن ٹینک اور ۶۹ ہوائی جہاز تباہ کر دئے ہیں۔

لنڈن ۱۷ اگست ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جاپان کے قبضہ میں جتنے برطانوی قیدی ہیں۔ ان میں سے ۶۵ فیصدی کے نام جاپانیوں نے بتائے ہیں برطانی قیدیوں کی تعداد ایک لاکھ ہے۔ ہندوستانی ستر ہزار ہیں۔ جاپانی قیدیوں کی طرف سے ۲۳۵۲ خطوط آئے ہیں۔ مگر ان میں سے زیادہ تر یورپین قیدیوں کے ہیں۔ اور صرف ۵۲ چٹھیاں ہندوستانی قیدیوں کی طرف سے ملی ہیں۔ بعض ہندوستانیوں کی وہاں سے چٹھیاں آئی ہیں۔ اور بعض کے متعلق ریڈیو کے ذریعہ اطلاع ملی۔ جو ان کے متعلقین کو پہنچا دی گئی۔ ان کے رشتہ داروں نیز ریڈ کراس کی طرف سے ان کو ہر ہفتہ تین ہزار پارسل اور خطوط وغیرہ بھیجے جاتے رہے۔ پارسلوں میں ۹۵۶ ٹن اشیائے خوردو نوش بھیجی گئیں۔ نیز کپڑوں اور دوائیوں کے پارسل بھی بھیجے گئے۔ بوٹوں کے ۳۳ ہزار جوڑے سنگاپور اور ۴۲۷ جاپان بھیجے گئے۔ جو وہاں پہنچ چکے ہیں۔ مگر معلوم نہیں کہ قیدیوں میں تقسیم کئے گئے یا نہیں۔

لنڈن ۱۷ اگست۔ بادشاہ سلامت نے مسٹر روزویلٹ کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں رومانیہ کی پلوسٹی کے تیل کے چشموں اور کارخانوں پر امریکی طیاروں کے کامیاب حملہ پر مبارکباد پیش کی گئی ہے۔ پیغام میں کہا گیا ہے۔ کہ اتنی لمبی پرواز کر کے حملہ کرنا بڑی بہادری کا کام ہے جو امریکی بمباروں نے کیا۔ مسٹر روزویلٹ نے بادشاہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ بعد کی خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ اس سے بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے جتنا پہلے خیال کیا گیا تھا۔